



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH CENTER

السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

پہر کرنسی کے بارے میں فقہی کونسل کی قرارداد

اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمہ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی فقہی کونسل نے اس تحقیقی مقالہ پر غور کیا جو اس کے سامنے پہر کرنسی اور اس کے شرعی احکام کے موضوع پر پیش کیا گیا۔ کونسل کے ارکان نے مباحثہ اور خصوصی غور و فکر کے بعد یہ طے کیا کہ :

اولاً: اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ نقدی میں اصل بنیاد تو سونا چاندی ہے اور فقہاء شریعت کے صحیح ترین قول کے مطابق ان میں سود جاری ہونے کی علت مطلق ثنیت ہے لیکن فقہاء کے نزدیک ثنیت محض سونے اور چاندی ہی پر منحصر نہیں ہے، اگرچہ اصل بنیاد اسی معدن پر ہے اور اب چونکہ پہر کرنسی بھی ثمن (قیمت) بن گئی ہے اور معاملہ میں سونے چاندی کی قائم مقام ہے کہ عصر حاضر میں کاروبار اسی کے مطابق ہو رہا ہے اور سونے چاندی کے ساتھ کاروبار پس منظر میں چلا گیا ہے اور اب لوگ سونا چاندی لینے کی بجائے اسی کو مال سمجھنے اور جمع کرنے پر مطمئن ہیں اور عموماً لین دین اسی کے مطابق ہو رہا ہے حالانکہ اس کی قیمت بذات خود کرنسی میں نہیں ہے بلکہ ایک خارجی امر میں ہے اور وہ یہ کہ لین دین کے لیے ایک واسطے کے طور پر اعتماد کر لیا گیا ہے اور یہی ثنیت کے ساتھ اس کے تعلق کا راز ہے۔

تحقیق یہ ہے کہ سونے چاندی میں رہا کے پائے جانے کی علت مطلق ثنیت ہے اور یہ بات پہر کرنسی میں بھی ہے۔ لہذا اسلامی فقہی کونسل یہ قرارداد متی ہے کہ پہر کرنسی بھی قائم بالذات ہے اور اس کا حکم بھی وہی ہے جو نقدین یعنی سونے اور چاندی کا ہے۔ لہذا اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی، اس میں بھی سود کی دونوں قسمیں (ربا الفضل اور ربا النسیئہ) جاری ہوں گی، جیسا کہ یہ نقدین یعنی سونے چاندی میں جاری ہیں کیونکہ ثنیت کے اعتبار سے پہر کرنسی کا بھی سونے چاندی ہی پر قیاس ہے لہذا پہر کرنسی کے لیے بھی نقد کے وہ تمام احکام ہوں گے جن کو شریعت نے نقد کے لیے لازم قرار دیا ہے۔

ثانیاً: پہر کرنسی میں بھی نقدیت کو اسی طرح قائم بالذات شمار کیا جائے گا جس طرح کہ سونے، چاندی اور دیگر اثاثان میں نقدیت قائم بالذات ہے۔ اسی طرح پہر کرنسی کو مختلف اجناس میں شمار کیا جائے گا جو مختلف ممالک سے جاری ہونے کی وجہ سے مختلف ہوں گی یعنی سعودی عرب کی پہر کرنسی ایک جنس ہے، امریکہ کی پہر کرنسی ایک دوسری جنس ہے، الغرض اسی طرح ہر پہر کرنسی ایک مستقل جنس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں بھی سود کی دونوں قسمیں فضل اور نسیئہ اسی طرح جاری ہوں گی، جس طرح وہ سونے چاندی اور دیگر اثاثان میں جاری ہوتی ہیں۔ اس ساری تفصیل کا تقاضا یہ ہے کہ :

(الف) پہر کرنسی کی آپس میں یا دیگر نقدی اجناس مثلاً سونا چاندی وغیرہ کے ساتھ مطلقاً ادھار بیع جائز نہیں ہے۔ مثلاً سعودی ریال کی کسی دوسری کرنسی سے اضافہ کے تقابض کے بغیر ادھار بیع جائز نہ ہوگی۔

(ب) ایک ہی قسم کی پہر کرنسی کی آپس میں اضافہ کے ساتھ بیع جائز نہ ہوگی خواہ یہ بیع ادھار ہو، یا دست بدست مثلاً دس سعودی ریال کی بیع گیارہ سعودی ریال کے ساتھ نقد یا ادھار جائز نہیں۔

(ج) ایک کرنسی کی دوسری قسم کی کرنسی کے ساتھ بیع مطلقاً جائز ہے جب کہ دست بدست ہو مثلاً سو ریال یا لبنان کے لیر کی سعودی ریال کے ساتھ خواہ وہ کاغذ کا ہو یا چاندی کا، بیع کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے اسی طرح ایک امریکی ڈالر کی مثلاً تین سعودی ریال یا اس سے کم یا زیادہ کے ساتھ بیع جائز ہے بشرطیکہ دست بدست ہو، اسی طرح چاندی کے ایک سعودی ریال کی کاغذ کے تین یا اس سے کم یا زیادہ سعودی ریال کے ساتھ بھی بیع جائز ہے جب کہ سود نقد ہو کیونکہ اس صورت میں بیع غیر جنس کے ساتھ ہوگی، لہذا محض نام میں اشتراک کا کوئی اثر نہیں ہوگا جب کہ دونوں کی حقیقت مختلف ہے۔

ثالثاً: پہر کرنسی میں بھی زکوٰۃ واجب ہے جب کہ اس کی قیمت سونے یا چاندی میں سے جس کا نصاب کم ہو، اس کے بقدر ہو یا دیگر اثاثان اور سامان تجارت کے ساتھ مل کر نصاب مکمل ہو جائے ہو۔

رابعاً: بیع سلم اور کہنوں وغیرہ کی شراکت میں پہر کرنسی کو اس المال قرار دینا جائز ہے۔

حدیثاً محمدی والہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی

